Jammu & Kashmir
Peoples Democratic Party
جموں وکشمیر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی

SPEAK UP

Monthly Party Newsletter

An old man camps in the wreckage of his home, demolished to vacate state land in Roopnagar, Jammu.

Arsalan's grief stricken father with a relative.
Photo: Faizan Mir for The Wire

غیر آئینی اور قبل از وقت حدبندی کے خلاف احتجاج کو روکنے کے لیئے پیپلز الائنس برائے گپکارڈ یکلریشن کے رہنماؤں کو گھروں میں نظر بند کیا گیا اور پہلے سال کا پہلا دن جہاں اُنہوں نے حراست میں گزارا وہیں چینی فوج نے گلوان وادی میں نئے سال کا جشن منایا اور نئے سال کے جشن کی عکس بندی بھی کی۔ہر کھیل کے میدان کے غنڈوں کی طرح بی جے پی اپنے جیسے طاقتور کھلاڑیوں کے خلاف لڑنے سے ڈرتی ہے۔غنڈوں کی بات چلی ہے تو آپ میں سے اکثر نے "بُلّی بائی" اور "سُلی ڈیلز" جیسی ایپز کے بارے میں سنا ہو گا جہاں مسلمان عورتوں کی تصاویر استعمال کر کے ان کی آن لائن بولی لگائی گئی۔بی جی پی کے دعویٰ کے برعکس یہ لوگ کوئی تنہا ذہنی مریض نہیں ہیں بلکہ ایک مربوط اور منظم کوشش ہے جس کا مقصد مسلمان خواتین کے خلاف بدسلوکی اور بداخلاقی کو ایک معمول بنانا ہے۔کیا آپ تصور کرسکتے ہیں کشمیر میں اگر کوئی ایسا جرم کرے تو اُس کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا گیا ہوتا۔ایک کشمیری طالب علم کو دہائی قبل ایک ٹویٹ میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کی تعریف کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔بدقسمتی سے اکتوبر ۲۰۲۱ میں اقلیتوں کی ہلاکتوں کے بعد سینکڑوں کی تعداد میں نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا اور ان میں بارہویں جماعت کا طالب علم ارسلان بھی این آئی اے کی حراست میں شامل ہے جس پر الزام ہے کہ وہ نوجوانوں کو تشدد پر آمادہ کرنے کے لیے کام کرتا تھا۔ارسلان کے والدین بمشکل اپنا گزارہ کررہے ہیں،بیٹے کی گرفتاری سے بالکل ٹوٹ چکے ہیں اور پریشانی میں مبتلا ہیں کیونکہ قانونی لڑائی لڑنے کی اُن کے پاس مالی طاقت نہیں ہے۔حال ہی میں یوم جمہوریہ کے موقع پر جب ہم آئین کے نفاذ کا جشن منا رہے تے، کشمیر، جہاں آئین کو روند کر لوگوں کے بنیادی حقوق کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، کے ساتھ مختلف سلوک کر کے انٹرنیٹ

Hostile takeover: Saleem Pandit escorted by forces. Photo: Shahid Tantray for The Wire

بند کیا گیا .اگر کشمیر جنت کا باغ ہے تو پھر ایک کہاوت کے مصداق ایرانی سیب خود بخود ثمر ممنوعہ ہے .ساؤتھ ایشیاء فری ٹریڈ کے ایک حصے کے تحت افغانستان کے راستے آنے والے ایرانی سیب کو ٹکیس سے مبرا رکھنے کی وجہ سے بازاروں میں کشمیری سیب کی ڈیمانڈ کم ہو گئی ہے ۔میوہ کاروبار سے وابستہ لوگوں نے اگرچہ یہ معاملہ مرکزی وزیر زراعت اور ایل جی کے ساتھ بھی اٹھایا ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی مثبت کارروائی نہیں ہوئی۔باغبانی ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہ ہماری معیشت کو تباہ کرنے یہ معاملہ مرکزی وزیر زراعت اور ایل جی کے ساتھ بھی اٹھایا ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی مثبت کارروائی نہیں ہوئی۔باغبانی ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہ ہماری معیشت کو تباہ کرنے اور لاکھوں لوگوں کے روزگار کو ختم کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے ۔اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ کشمیر سے بی جے پی کی مراد صرف یہاں کی زمین ہے نہ کہ یہاں کے رہنے والے لوگ۔چاہے ہزاروں کنال زمین فوج کے حوالے کرنی ہو یا گجر بکروال طبقہ سے وابستہ لوگوں کو زمینوں سے بے دخل کرنا ہو، جہاں وہ دہائیوں سے رہ رہے ہیں، بی جے پی اپنی نو آبادیاتی سوچ کو پروان چڑھانے اور اس پیاس کو بجھانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے ۔یہ سب "ترقی "اور “نارمسلی "کے نام پر ہو رہا ہے ۔وزیر داخلہ نے حال ہی میں نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ 'ترقی کے عمل "کا حصہ دار بنیں لیکن انہوں نے وضاحت نہیں کی کہ وہ کن نوجوانوں سے مخاطب تھے ،وہ جو ۲۰۱۹ سے جیلوں میں نظر بند ہیں یا وہ لاکھوں نوجوان جو گرفتاریوں اور سزا کے ڈر سے چھپ چھپ کر جی رہے ہیں۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق گروپ نے اپنی ایک عالمی رپورٹ میں کشمیر میں بنیادی حقوق کی منظم خلاف ورزیوں پر تشویش کا اظہار کیا۔

ہر وہ ادارہ جو بی جے پی کو جوابدہ ٹھہراتا ، اس پارٹی نے تمام اداروں کو کمزور کیا اور اب جمہوریت کے آخری ستون، صحافت کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ہمارا پریس جو گزشتہ تیس سال سے ہر طرح کی بندوق کا سامنا کرنے کے باجود زندہ رہا ،نے گودی میڈیا کی ٹولی میں شامل ہونے سے انکار کیا اور نتیجے کے طور پر اب اُنہیں سرکاری ایجنسیاں نشانہ بنا رہی ہیں۔۲۳ سالہ صحافی سجاد گل کو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو اپلوڈ کرنے پر این آئی اے نے گرفتار کیا اور عدالت سے ضمانت ملنے کے باوجود اسے دوبارہ پی ایس اے کے تحت گرفتار کیا گیا۔

چار سال قبل قائم کئے گئے پریس کلب کو بند کر دیا گیا۔۱۵ جنوری کو کویڈ لاک ڈاؤن کا فائدہ اٹھا کر چند صحافیوں نے مقامی پولیس کی مدد سے پریس کلب میں گھس کر جبری طور پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جبکہ پریس کلب کے ممبران اور عملہ کو ہوسٹیج بنایا گیا۔اندازہ لگائیں اگر اس طرح کا واقعہ دلی یا ممبئی میں پیش آیا ہوتا تو کیا ہنگامہ کھڑا ہوا ہوتا اور اس طرح کے واقعات ہونے دینے سے ہم کس طرح کی مثال قائم کر رہے ہیں۔اگر گرفتار یا بندوق کے زور پر دبایا نہیں جا سکتا تو ہمارے صحافیوں کو دیگر طریقوں سے بے عزت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

دو کشمیر صحافی بھی ان بیس معروف خواتین صحافیوں میں شامل تھیں جنہیں مختلف رائے رکھنے کی وجہ سے بی جی پی اور اس کے حامی ایک ایپلی کیشن کے زریعہ حراساں کرتے ہیں۔قرت العین جیسی کشمیری خاتون صحافی نے پہلے ہی پولیس اور فوج کے زریعہ سخت ترین پوچھ گچھ کا سامنا کیا ہے ۔ہماری آخری امید، صحافت، کو اب ذندہ دفنانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کیونکہ انہوں نے بی جے پی کے مکروہ پروپیگنڈہ کا حصہ بننے سے انکار کیا ۔